ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب و تدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۃ المائدۃ

آیات ۶۷ تا ۷۱

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ
يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى
شَىْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ
اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا
جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ
فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿٧١﴾

ترکیب: ''لَسْتُمْ'' کا اسم اس میں شامل ''اَنْتُمْ'' کی ضمیر ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''عَلٰی شَیْءٍ'' قائم مقام خبر ہے۔ ''فَلَا تَاْسَ'' فعل نہی ہے اور مجزوم ہونے کی وجہ سے ''تَاْسٰی'' کی ''یا'' گری ہوئی ہے۔ ''مَنْ اٰمَنَ'' میں ''مِنْھُمْ'' محذوف ہے۔ ''خَوْفٌ'' مبتدأ نکرہ ہے' اس کی خبر محذوف ہے اور ''عَلَیْھِمْ'' قائم مقام خبر ہے۔ ''وَاَرْسَلْنَا'' میں ''لَقَدْ'' محذوف ہے۔ ''فَرِیْقًا'' کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ ''کَذَّبُوْا'' اور ''یَقْتُلُوْنَ'' کے مفعول مقدم ہیں۔ ''اَلَّا'' میں ''اَنْ'' کی وجہ سے ''تَکُوْنَ'' منصوب ہوا ہے اور یہ ''کَانَ'' تامہ ہے۔ (دیکھیں: البقرۃ:۱۹۳' نوٹ ۱)

ترجمہ:

یٰاَیُّهَا الرَّسُوْلُ :اے رسولؐ!	بَلِّغْ :آپؐ پہنچاتے رہیں
مَآ :اس کو جو	اُنْزِلَ :نازل کیا گیا
اِلَیْكَ :آپؐ کی طرف	مِنْ رَّبِّكَ: آپؐ کے رب (کی طرف) سے
وَاِنْ :اور اگر	لَّمْ تَفْعَلْ :آپؐ (یہ) نہیں کریں گے
فَمَا بَلَّغْتَ: تو آپؐ نے نہیں پہنچایا	رِسٰلَتَهٗ: اُس کے پیغام کو
وَاللّٰهُ :اور اللہ	یَعْصِمُكَ :بچائے گا آپؐ کو
مِنَ النَّاسِ :لوگوں سے	اِنَّ اللّٰهَ :بے شک اللہ
لَا یَهْدِی :ہدایت نہیں دیتا	الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ :کافر قوم کو
قُلْ :آپؐ کہیے	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ :اے اہلِ کتاب!
لَسْتُمْ :تم لوگ نہیں ہو	عَلٰی شَیْءٍ :کسی چیز پر
حَتّٰی :یہاں تک کہ	تُقِیْمُوا :تم لوگ قائم کرو
التَّوْرٰىةَ :تورات کو	وَالْاِنْجِیْلَ :اور انجیل کو
وَمَآ :اور اس کو جو	اُنْزِلَ :نازل کیا گیا
اِلَیْكُمْ: تم لوگوں کی طرف	مِّنْ رَّبِّكُمْ: تمہارے رب (کی طرف) سے
وَلَیَزِیْدَنَّ :اور لازماً زیادہ کرے گا	كَثِیْرًا :اکثر لوگوں کو
مِّنْهُمْ :ان میں سے	مَّآ :وہ جو
اُنْزِلَ :نازل کیا گیا	اِلَیْكَ :آپؐ کی طرف
مِنْ رَّبِّكَ: آپؐ کے رب (کی طرف) سے	طُغْیَانًا :بلحاظ سرکشی کے
وَّكُفْرًا :اور بلحاظ انکار کرنے کے	فَلَا تَاْسَ :پس آپؐ افسوس نہ کریں
عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ :کافر قوم پر	اِنَّ الَّذِیْنَ :بے شک وہ لوگ جو
اٰمَنُوْا :ایمان لائے	وَالَّذِیْنَ هَادُوْا :اور جو یہودی ہوئے
وَالصّٰبِئُوْنَ :اور صابی ہوئے	وَالنَّصٰرٰی :اور نصاریٰ ہوئے
مَنْ :(ان میں سے) جو	اٰمَنَ :ایمان لایا
بِاللّٰهِ :اللہ پر	وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ :اور آخری دن پر
وعَمِلَ :اور عمل کیا	صَالِحًا :نیک
فَلَا خَوْفٌ :تو کوئی خوف نہیں ہے	عَلَیْهِمْ :ان پر
وَلَا هُمْ :اور نہ وہ لوگ	یَحْزَنُوْنَ :غمگین ہوتے ہیں

لَقَدْ اَخَذْنَا : یقیناً ہم لے چکے ہیں
مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ : بنی اسرائیل کا پختہ عہد
وَاَرْسَلْنَآ : اور ہم بھیج چکے ہیں
اِلَیْھِمْ : ان کی طرف
رُسُلاً : بہت سے رسول
کُلَّمَا : جب بھی
جَآءَھُمْ : آیا ان کے پاس
رَسُوْلٌ : کوئی رسول
بِمَا : اس کے ساتھ جو
لَا تَھْوٰٓی : پسند نہیں کرتے
اَنْفُسُھُمْ : ان کے جی
فَرِیْقًا : تو ایک فریق کو
کَذَّبُوْا : انہوں نے جھٹلایا
وَفَرِیْقًا : اور ایک فریق کو
یَّقْتُلُوْنَ : وہ قتل کرتے ہیں
وَحَسِبُوْٓا : اور انہوں نے گمان کیا
اَلَّا تَکُوْنَ : کہ نہیں ہوگی
فِتْنَۃٌ : کوئی آفت
فَعَمُوْا : پس وہ لوگ اندھے ہوئے
وَصَمُّوْا : اور بہرے ہوئے
ثُمَّ : پھر
تَابَ : متوجہ ہوا (اپنی شفقت کے ساتھ)
اللّٰہُ : اللہ
عَلَیْھِمْ : ان پر
ثُمَّ : پھر
عَمُوْا : اندھے ہو گئے
وَصَمُّوْا : اور بہرے ہو گئے
کَثِیْرٌ : اکثر
مِّنْھُمْ : ان میں سے
وَاللّٰہُ : اور اللہ
بَصِیْرٌ : ہمیشہ دیکھنے والا ہے
بِمَا : اُس کو جو
یَعْمَلُوْنَ : وہ کرتے ہیں

آیات ۷۲ تا ۷۷

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ ؕ وَقَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اعْبُدُوا
اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ ؕ اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰىہُ النَّارُ ؕ وَمَا
لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّآ اِلٰہٌ
وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ یَنْتَھُوْا عَمَّا یَقُوْلُوْنَ لَیَمَسَّنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اَفَلَا
یَتُوْبُوْنَ اِلَی اللّٰہِ وَیَسْتَغْفِرُوْنَہٗ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ
خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّہٗ صِدِّیْقَۃٌ ؕ کَانَا یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ کَیْفَ نُبَیِّنُ لَھُمُ
الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ۝ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَا لَا یَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ
وَاللّٰہُ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَھْوَآءَ
قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۝

ء ف ك

اَفَكَ يَاْفِكُ (ض) اَفْكًا : (۱) کسی چیز کو اُس کے رُخ سے پھیر دینا۔ (۲) جھوٹ گھڑنا‘ جھوٹی چیزیں بنانا۔ ﴿اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا ۚ﴾ (الاحقاف:۲۲) ’’کیا تو آیا ہمارے پاس تاکہ تُو پھیر دے ہم کو ہمارے خداؤں سے۔‘‘ ﴿فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾﴾ (الاعراف) ’’تو جب ہی وہ نگلتی ہے اس کو جو وہ لوگ جھوٹ بناوٹ کرتے ہیں۔‘‘

اِفْكٌ (اسم ذات) : گھڑا ہوا جھوٹ‘ بہتان۔ ﴿هٰذَا اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۲﴾﴾ (النور) ’’یہ ایک کھلا بہتان ہے۔‘‘

اَفَّاكٌ (فَعَّالٌ کے وزن پر مبالغہ) : بار بار یا بکثرت جھوٹ گھڑنے والا‘ بہتان لگانے والا۔ ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۷﴾﴾ (الجاثیة) ’’تباہی ہے ہر ایک بہتان باز گناہگار کے لیے۔‘‘

اِئْتَفَكَ (افتعال) اِئْتِفَاكًا : کسی جگہ یا بستی کا الٹ جانا‘ اوندھا ہونا۔

مُؤْتَفِكَةٌ (اسم الفاعل) : اُلٹ جانے والی۔ ﴿وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿۵۳﴾﴾ (النجم) ’’اور الٹ جانے والی بستی کو اُس نے نیچے گرایا۔‘‘

ترکیب: ’’اِنَّ‘‘ کا اسم ’’اَللّٰهَ‘‘ ہے‘ ’’اَلْمَسِيْحُ‘‘ اس کی خبر معرف باللام آئی ہے‘ اس لیے ’’هُوَ‘‘ کی ضمیر فاصل آئی ہے‘ جبکہ ’’اِبْنُ مَرْيَمَ‘‘ بدل ہے ’’اَلْمَسِيْحُ‘‘ کا۔ ’’اِنَّهٗ‘‘ میں ’’هٗ‘‘ کی ضمیر ’’اِنَّ‘‘ کا اسم ہے جبکہ ’’مَنْ يُّشْرِكْ‘‘ سے ’’اَلْجَنَّةَ‘‘ تک پورا جملہ اس کی خبر ہے۔ ’’قَدْ خَلَتْ‘‘ کا فاعل ’’اَلرُّسُلُ‘‘ ہے جو عاقل کی جمع مکسر ہے‘ اس لیے واحد مؤنث کا صیغہ بھی جائز ہے۔ ’’اُمُّهٗ‘‘ میں ’’هٗ‘‘ کی ضمیر ’’اَلْمَسِيْحُ‘‘ کے لیے ہے۔ ’’غَيْرَ الْحَقِّ‘‘ حال ہے‘ اس لیے ’’غَيْرَ‘‘ منصوب ہوا ہے۔

ترجمہ:

لَقَدْ كَفَرَ : یقیناً کفر کر چکے	الَّذِيْنَ : وہ لوگ جنہوں نے
قَالُوْٓا : کہا	اِنَّ اللّٰهَ : بے شک اللہ
هُوَ الْمَسِيْحُ : ہی مسیح ہے	ابْنُ مَرْيَمَ : جو مریم کا بیٹا ہے
وَ : حالانکہ	قَالَ : کہا
الْمَسِيْحُ : مسیح نے	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ : اے بنی اسرائیل
اعْبُدُوا : تم بندگی کرو	اللّٰهَ : اللہ کی
رَبِّيْ : جو میرا رب ہے	وَرَبَّكُمْ : اور تمہارا رب ہے
اِنَّهٗ : بے شک وہ	مَنْ : جو
يُّشْرِكْ : شرک کرتا ہے	بِاللّٰهِ : اللہ کے ساتھ
فَقَدْ حَرَّمَ : تو حرام کر چکا ہے	اللّٰهُ : اللہ
عَلَيْهِ : اُس پر	الْجَنَّةَ : جنت کو

وَمَاْوٰىهُ : اور اُس کا ٹھکانہ	النَّارُ : آگ ہے
وَمَا : اور نہیں ہے	لِلظّٰلِمِیْنَ : ظلم کرنے والوں کے لیے
مِنْ اَنْصَارٍ : کسی قسم کا کوئی مددگار	لَقَدْ كَفَرَ : بے شک کفر کر چکے
الَّذِیْنَ : وہ لوگ جنہوں نے	قَالُوْٓا : کہا
اِنَّ : کہ	اللّٰهَ : اللہ
ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ : تین کا تیسرا ہے	وَمَا : اور نہیں ہے
مِنْ اِلٰهٍ : کسی قسم کا کوئی الٰہ	اِلَّآ : سوائے
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ : واحد الٰہ کے	وَاِنْ : اور اگر
لَّمْ يَنْتَهُوْا : یہ لوگ باز نہ آئے	عَمَّا : اس سے جو
يَقُوْلُوْنَ : یہ کہتے ہیں	لَيَمَسَّنَّ : تو لازماً پہنچے گا
الَّذِیْنَ : ان کو جنہوں نے	كَفَرُوْا : کفر کیا
مِنْهُمْ : ان میں سے	عَذَابٌ اَلِیْمٌ : ایک دردناک عذاب
اَفَلَا : تو کیوں نہیں	يَتُوْبُوْنَ : یہ پلٹتے
اِلَى اللّٰهِ : اللہ کی طرف	وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ : اور معافی مانگتے اُس سے
وَ : جبکہ	اللّٰهُ : اللہ
غَفُوْرٌ : بے انتہا معاف کرنے والا ہے	رَّحِیْمٌ : ہر حال میں رحم کرنے والا ہے
مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ : مریم کے بیٹے مسیحؑ نہیں ہیں	اِلَّا : مگر
رَسُوْلٌ : ایک رسول	قَدْ خَلَتْ : گزر چکے ہیں
مِنْ قَبْلِهِ : ان سے پہلے	الرُّسُلُ : بہت سے رسول
وَاُمُّهٗ : اور ان کی والدہ	صِدِّیْقَةٌ : سچی ہیں
كَانَا يَاْكُلٰنِ : وہ دونوں کھاتے تھے	الطَّعَامَ : کھانا
اُنْظُرْ : تو دیکھو	كَیْفَ : کیسے
نُبَیِّنُ : ہم واضح کرتے ہیں	لَهُمُ : ان کے لیے
الْاٰیٰتِ : نشانیوں کو	ثُمَّ انْظُرْ : پھر دیکھو
اَنّٰى : کہاں سے	يُؤْفَكُوْنَ : یہ لوگ پھیرے جاتے ہیں
قُلْ : آپؐ کہیے	اَتَعْبُدُوْنَ : کیا تم عبادت کرتے ہو
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ : اللہ کے علاوہ	مَا : اُس کی جو
لَا يَمْلِكُ : مالک نہیں ہے	لَكُمْ : تمہارے لیے

ضَرًّا : کسی نقصان کا | وَّلَا نَفۡعًا : اور نہ ہی کسی نفع کا
وَاللّٰهُ : اور اللہ | هُوَ السَّمِيۡعُ : ہی سننے والا ہے
الۡعَلِيۡمُ : جاننے والا ہے | قُلۡ : آپؐ کہیے
يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ : اے اہلِ کتاب | لَا تَغۡلُوۡا : تم لوگ زیادتی مت کرو
فِىۡ دِيۡنِكُمۡ : اپنے دین میں | غَيۡرَ الۡحَـقِّ : ناحق
وَلَا تَتَّبِعُوۡۤا : اور پیروی مت کرو | اَهۡوَآءَ قَوۡمٍ : ایک ایسی قوم کی خواہشات کی
قَدۡ ضَلُّوۡا : جو بھٹک چکے | مِنۡ قَبۡلُ : اس سے پہلے
وَاَضَلُّوۡا : اور جنہوں نے گمراہ کیا | كَثِيۡرًا : بہتوں کو
وَّضَلُّوۡا : اور گمراہ ہوئے | عَنۡ سَوَآءِ السَّبِيۡلِ : راستے کے بیچ سے

نوٹ ۱: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی پیروکار جو عقائد رکھتے تھے وہ بڑی حد تک اس حقیقت کے مطابق تھے جس کا مشاہدہ انہوں نے خود کیا تھا اور جس کی تعلیم حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُن کو دی تھی۔ مگر بعد کے عیسائیوں نے ایک طرف ان کی تعظیم میں غلو کر کے اور دوسری طرف ہمسایہ قوموں کے اوہام اور فلسفوں سے متاثر ہو کر ایک بالکل نیا مذہب تیار کر لیا جس کو مسیحؑ کی اصل تعلیمات سے دور کا واسطہ بھی نہ رہا۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے چودھویں ایڈیشن میں Jesus Christ کے عنوان پر ایک مسیحی عالم دینیات ریورینڈ چارلس اینڈرسن اسکاٹ کا ایک طویل مضمون شامل ہے۔ اس میں صاحبِ مضمون نے لکھا ہے کہ پہلی تین انجیلوں (متی، مرقس، لوقا) میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے یہ گمان کیا جا سکتا ہو کہ ان انجیلوں کے لکھنے والے یسوع کو انسان کے سوا کچھ اور سمجھتے تھے۔ ان کی نگاہ میں وہ ایک انسان تھے۔ درحقیقت انؑ کے حاضر و ناظر ہونے کا اگر دعویٰ کیا جائے تو یہ اس پورے تصور کے بالکل خلاف ہو گا جو ہمیں انجیلوں سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر مسیحؑ کو قادرِ مطلق سمجھنے کی گنجائش تو انجیلوں میں اور بھی کم ہے۔ فی الواقع یہ بات ان انجیلوں (یعنی مذکورہ تین انجیلوں) کے تاریخی حیثیت سے معتبر ہونے کی اہم شہادت ہے کہ ان میں ایک طرف مسیح علیہ السلام کے فی الحقیقت انسان ہونے کی شہادت محفوظ ہے اور دوسری طرف ان کے اندر کوئی شہادت اس امر کی موجود نہیں ہے کہ مسیحؑ اپنے آپ کو خدا سمجھتے تھے۔ یہ سینٹ پال تھا جس نے اعلان کیا کہ واقعۂ رفع کے وقت اسی فعلِ رفع کے ذریعہ سے یسوع کو پورے اختیارات کے ساتھ ''ابن اللہ'' کے مرتبہ پر اعلانیہ فائز کیا گیا۔

انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے ایک دوسرے مضمون Christianity میں ریورنڈ جارج ولیم ناکس مسیحی کلیسا کے بنیادی عقیدے پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ عقیدۂ تثلیث کا فکری سانچہ یونانی ہے اور یہودی تعلیمات اس میں ڈھالی گئی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ہمارے لیے ایک عجیب قسم کا مرکب ہے۔ مذہبی خیالات بائبل کے اور ڈھلے ہوئے ایک اجنبی فلسفے کی صورتوں میں! نیقیا کی کونسل نے اس عقیدے میں جو درج کیا ہے اسے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنی تمام خصوصیات میں بالکل یونانی فکر کا نمونہ ہے۔

اسی سلسلہ میں انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے ایک اور مضمون Church History میں لکھا ہے کہ تیسری

صدی عیسوی کے خاتمہ سے پہلے مسیح کو عام طور پر ’’کلام‘‘ کا جدی ظہور تو مان لیا گیا تھا تاہم بکثرت عیسائی ایسے تھے جو مسیحؑ کی الوہیت کے قائل نہ تھے۔ چوتھی صدی میں اس مسئلہ پر سخت بحثیں چھڑی ہوئی تھیں جن سے کلیسا کی بنیادیں ہل گئی تھیں۔ آخر کار ۳۲۵ء میں نیقیا کی کونسل نے الوہیت مسیح کو باضابطہ سرکاری طور پر اصل مسیحی عقیدہ قرار دے دیا اور مخصوص الفاظ میں اسے مرتب کر دیا۔ اگرچہ اس کے بعد بھی کچھ مدت تک جھگڑا چلتا رہا لیکن آخری فتح نیقیا ہی کے فیصلے کی ہوئی۔ اس طرح عقیدۂ تثلیث مسیحی مذہب کا ایک جزوِ لاینفک قرار پا گیا۔

نوٹ ۲: ابن حزمؒ وغیرہ کی رائے ہے کہ حضرت اسحاق‘ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی والدائیں نبیہ تھیں‘ کیونکہ بی بی سارہ سے فرشتوں نے کلام کیا تھا (ھود:۷۳)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی تھی (القصص:۷) اور بی بی مریم سے بھی فرشتے نے کلام کیا تھا (مریم:۱۹)۔ جبکہ جمہور علماء کی رائے ہے کہ نبوت مردوں میں رہی ہے‘ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ﴾ (یوسف:۱۰۹) ’’ہم نے پیغام دے کر نہیں بھیجا آپؐ سے پہلے مگر کچھ مردوں ہی کو بستیوں والوں میں سے‘ جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔‘‘ (تفسیر ابن کثیر سے ماخوذ)

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ کسی سے صرف فرشتوں کا خطاب کر لینا یا کسی کی طرف اللہ کا وحی بھیج دینا اس کے نبی ہونے کے لیے کافی نہیں ہے۔ نبی ہونے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کسی قوم کی ہدایت اور راہنمائی کے لیے مامور بھی کیا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ زیر مطالعہ آیت ۷۵ میں بی بی مریم کو نَبِیّۃ کے بجائے صِدِّیقۃ کہا گیا ہے۔

آیات ۷۸ تا ۸۶

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاۗءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰى ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓي اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَاۗءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝

ق س س

قَسَّ یَقُسُّ (ن) قَسًّا : رات میں کسی چیز کی جستجو کرنا۔

قِسِّیْسٌ : رات میں علم کی جستجو کرنے والا نصاریٰ کا عالم پادری۔ آیت زیر مطالعہ۔

د م ع

دَمَعَ یَدْمَعُ (ف) دَمْعًا : آنسو جاری ہونا۔

دَمْعٌ (اسم ذات بھی ہے) : آنسو۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب: ''وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ'' میں ''اِبْنِ'' کی جر بتا رہی ہے کہ یہ فقرہ بھی ''عَلٰی لِسَانِ'' کا مضاف الیہ ہے۔ ''یَتَنَاهَوْنَ'' باب تفاعل کا مضارع ہے۔ ''فَعَلُوْهُ'' کی ضمیر مفعولی ''مُنْکَرٍ'' کے لیے ہے۔ ''هُمْ'' مبتدأ ہے' ''خٰلِدُوْنَ'' اس کی خبر ہے اور ''فِی الْعَذَابِ'' متعلق خبر مقدم ہے۔ ''لَوْ'' شرطیہ ہے۔ ''کَانُوْا'' سے ''اِلَیْهِ'' تک شرط ہے اور ''مَا اتَّخَذُوْا'' جوابِ شرط ہے۔ ''کَانُوْا'' کا اسم اس میں ''هُمْ'' کی ضمیر ہے اور ''یُؤْمِنُوْنَ'' اس کی خبر ہے۔ ''لَتَجِدَنَّ'' کا مفعول اول ''اَشَدَّ'' ہے جبکہ ''اَلْیَهُوْدَ'' اور ''وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا'' مفعول ثانی ہے۔ ''بِاَنَّ'' کا اسم ''قِسِّیْسِیْنَ'' اور ''رُهْبَانًا'' ہیں' اس کی خبر محذوف ہے اور ''مِنْهُمْ'' قائم مقام خبر مقدم ہے۔

ترجمہ:

لُعِنَ : لعنت کی گئی	الَّذِیْنَ : اُن لوگوں پر جنہوں نے
کَفَرُوْا : کفر کیا	مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ : بنی اسرائیل میں سے
عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ : داوٗدؑ کی زبان پر (یعنی سے)	وَعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ : اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے
ذٰلِكَ : یہ	بِمَا : اس سبب سے کہ
عَصَوْا : انہوں نے نافرمانی کی	وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ : اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے
کَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ : ایک دوسرے کو منع نہیں کیا کرتے تھے	عَنْ مُّنْکَرٍ : کسی برائی سے
فَعَلُوْهُ : جو انہوں نے کیں	لَبِئْسَ : تو کتنا برا ہے
مَا : وہ' جو	کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ : وہ کرتے تھے
تَرٰی : تو دیکھے گا	کَثِیْرًا : اکثر کو
مِّنْهُمْ : ان میں سے	یَتَوَلَّوْنَ : کہ وہ دوستی کرتے ہیں
الَّذِیْنَ : ان سے جنہوں نے	کَفَرُوْا : کفر کیا
لَبِئْسَ : تو کتنا برا ہے	مَا : وہ' جو

قَدَّمَتْ : آگے بھیجا
اَنْفُسُهُمْ : ان کے نفسوں نے
سَخِطَ : غصہ کیا
عَلَيْهِمْ : ان پر
هُمْ : وہ لوگ
وَلَوْ : اور اگر
يُؤْمِنُوْنَ : کہ ایمان لاتے
وَالنَّبِيِّ : اور نبیؐ پر
اُنْزِلَ : اُتارا گیا
مَا اتَّخَذُوْهُمْ : تو نہ بناتے ان کو
وَلٰكِنَّ : اور لیکن
مِّنْهُمْ : ان میں سے
لَتَجِدَنَّ : تو لازماً پائے گا
عَدَاوَةً : بلحاظ عداوت کے
اٰمَنُوا : ایمان لائے
وَالَّذِيْنَ : اور ان کو جنھوں نے
وَلَتَجِدَنَّ : اور تو لازماً پائے گا
مَّوَدَّةً : بلحاظ دوستی کے
اٰمَنُوا : ایمان لائے
قَالُوْٓا : کہا
نَصٰرٰى : نصرانی ہیں
بِاَنَّ : اس سبب سے کہ
قِسِّيْسِيْنَ : علماء ہیں
وَّاَنَّهُمْ : اور یہ کہ وہ لوگ
وَاِذَا : اور جب
مَآ : اُس کو جو
اِلَى الرَّسُوْلِ : ان رسولؐ کی طرف
اَعْيُنَهُمْ : ان کی آنکھوں کو
مِنَ الدَّمْعِ : آنسو سے

لَهُمْ : ان کے لیے
اَنْ : کہ
اللّٰهُ : اللہ نے
وَفِي الْعَذَابِ : اور عذاب میں
خٰلِدُوْنَ : ہمیشہ رہنے والے ہیں
كَانُوْا : وہ لوگ ہوتے
بِاللّٰهِ : اللہ پر
وَمَآ : اور اُس پر جو
اِلَيْهِ : انؐ کی طرف
اَوْلِيَآءَ : دوست
كَثِيْرًا : اکثر
فٰسِقُوْنَ : نافرمانی کرنے والے ہیں
اَشَدَّ النَّاسِ : لوگوں میں سب سے سخت
لِّلَّذِيْنَ : ان کے لیے جو
الْيَهُوْدَ : یہودیوں کو
اَشْرَكُوْا : شرک کیا
اَقْرَبَهُمْ : ان میں سب سے قریب
لِّلَّذِيْنَ : ان کے لیے جو
الَّذِيْنَ : ان کو جنھوں نے
اِنَّا : کہ ہم
ذٰلِكَ : یہ
مِنْهُمْ : ان میں
وَرُهْبَانًا : اور درویش ہیں
لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ : تکبر نہیں کرتے
سَمِعُوْا : وہ سنتے ہیں
اُنْزِلَ : اتارا گیا
تَرٰٓى : تو تُو دیکھتا ہے
تَفِيْضُ : بھر آتی ہیں
مِمَّا : اس سے جو

عَرَفُوْا : انہوں نے پہچانا
مِنَ الْحَقِّ : حق میں سے
یَقُوْلُوْنَ : وہ کہتے ہیں
رَبَّنَآ : اے ہمارے رب!
اٰمَنَّا : ہم ایمان لائے
فَاكْتُبْنَا : پس تو لکھ دے ہم کو
مَعَ الشّٰهِدِیْنَ : گواہی دینے والوں کے ساتھ
وَمَا لَنَا : اور کیا ہے ہم کو
لَا نُؤْمِنُ : (کہ) ہم ایمان نہ لائیں
بِاللّٰهِ : اللہ پر
وَمَا : اور اُس پر جو
جَآءَنَا : آیا ہمارے پاس
مِنَ الْحَقِّ : حق میں سے
وَنَطْمَعُ : اور ہم امید کرتے ہیں
اَنْ : کہ
یُّدْخِلَنَا : داخل کرے گا ہم کو
رَبُّنَا : ہمارا رب
مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ : صالح لوگوں کے ساتھ
فَاَثَابَهُمُ : تو بدلے میں دیا ان کو
اللّٰهُ : اللہ نے
بِمَا : بسبب اس کے جو
قَالُوْا : انہوں نے کہا
جَنّٰتٍ : ایسے باغات
تَجْرِیْ : بہتی ہیں
مِنْ تَحْتِهَا : جن کے نیچے سے
الْاَنْهٰرُ : نہریں
خٰلِدِیْنَ : ہمیشہ رہنے والے ہوتے ہوئے
فِیْهَا : اس میں
وَ : اور
ذٰلِكَ : یہ
جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ : بلاکم و کاست کام کرنے والوں کا بدلہ ہے
وَالَّذِیْنَ : اور جنہوں نے
كَفَرُوْا : کفر کیا
وَكَذَّبُوْا : اور جھٹلایا
بِاٰیٰتِنَآ : ہماری نشانیوں کو
اُولٰٓئِكَ : وہ لوگ
اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ : جہنم والے ہیں

نوٹ۱: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلی برائی بنی اسرائیل میں یہی داخل ہوئی تھی کہ ایک شخص دوسرے کو خلافِ شرع کوئی کام کرتے دیکھتا تو اسے روکتا۔ لیکن دوسرے روز جب وہ نہ چھوڑتا تو یہ اُس سے کنارہ کشی نہ کرتا اور میل جول باقی رکھتا۔ اس وجہ سے سب میں ہی سنگ دلی آ گئی (ابوداؤد)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یا تو تم بھلائی کا حکم اور برائی سے منع کرتے رہو گے یا اللہ تعالیٰ تم پر کوئی عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم اس سے دعائیں بھی کرو گے لیکن وہ قبول نہیں فرمائے گا۔'' (مسند احمد اور ترمذی) ایک اور حدیث میں فرمایا: ''اچھائی کا حکم اور برائی سے ممانعت کرو اس سے پہلے کہ تمہاری دعائیں قبول ہونے سے روک دی جائیں۔'' (ابن ماجہ) (منقول از ابن کثیر)

نوٹ۲: آیت زیرِ مطالعہ میں یہود' مشرکین اور نصاریٰ کے متعلق جو بات کی گئی ہے وہ مطلق نہیں ہے بلکہ تناسب کے لحاظ سے ہے۔ آج بھی صورت حال یہی ہے کہ یہودی اور آج کے مشرک یعنی ہندو' مسلمانوں کا وجود بھی

گوارا نہیں کرتے اور انہیں صفحہ ہستی سے نابود کرنے کے لیے کوشاں ہیں' جبکہ عیسائی بھی مسلمانوں کو مغلوب اور دست نگر بنا کر رکھنے کے لیے تو کوشاں ہیں لیکن اس مخالفت میں وہ اتنے شدید نہیں ہیں۔

آیات ۸۷ تا ۸۹

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لَا
يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ
عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾

ترکیب : ''طَيِّبٰتِ'' مضاف ہے اور ''مَا'' اس کا مضاف الیہ ہے۔ ''كُلُوْا'' کا مفعول ''مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ'' ہے جبکہ ''حَلٰلًا طَيِّبًا'' حال ہے۔ ''يُؤَاخِذُ'' باب مفاعلہ کا مضارع ہے۔ ''كَفَّارَتُهٗ'' کی ضمیر ''عَقَّدْتُّمْ'' کے مصدر ''تَعْقِيْدٌ'' کے لیے ہے' ''كِسْوَتُهُمْ'' کی ضمیر ''مَسٰكِيْنَ'' کے لیے ہے۔ ''اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ'' اور ''كِسْوَتُهُمْ'' اور ''تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ'' یہ سب خبریں ہیں' اس لیے ان کے مضاف حالت رفع میں ہیں' جبکہ ان کا مبتدا ''كَفَّارَتُهٗ'' ہے۔

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ : اے لوگو! جو	اٰمَنُوْا : ایمان لائے
لَا تُحَرِّمُوْا : تم لوگ حرام مت کرو	طَيِّبٰتِ مَآ : اس کے پاکیزہ کو جس کو
اَحَلَّ : حلال کیا	اللّٰهُ : اللہ نے
لَكُمْ : تمہارے لیے	وَلَا تَعْتَدُوْا : اور حد سے مت بڑھو
اِنَّ اللّٰهَ : بے شک اللہ	لَا يُحِبُّ : پسند نہیں کرتا
الْمُعْتَدِيْنَ : حد سے بڑھنے والوں کو	وَكُلُوْا : اور کھاؤ
مِمَّا : اس میں سے جو	رَزَقَكُمُ : عطا کیا تم کو
اللّٰهُ : اللہ نے	حَلٰلًا طَيِّبًا : پاکیزہ حلال ہوتے ہوئے
وَّاتَّقُوا : اور تقویٰ کرو	اللّٰهَ الَّذِيْٓ : اس اللہ کا
اَنْتُمْ : تم لوگ	بِهٖ : جس پر
مُؤْمِنُوْنَ : ایمان رکھنے والے ہو	لَا يُؤَاخِذُكُمُ : جواب طلبی نہیں کرے گا تم سے
اللّٰهُ : اللہ	بِاللَّغْوِ : بغیر سوچی سمجھی بات پر

فِیْٓ اَیْمَانِکُمْ :تمہاری قسموں میں سے

وَلٰکِنْ :اور لیکن

یُّؤَاخِذُکُمْ :وہ جواب طلبی کرے گا تم سے

بِمَا :اس پر جو

عَقَّدْتُّمُ :پختہ کیا تم نے

الْاَیْمَانَ :قسموں کو

فَکَفَّارَتُہٗٓ :تو اس کا (پختہ کرنے کا) کفارہ

اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ :دس مسکینوں کو کھلانا ہے

مِنْ اَوْسَطِ مَا :اس کے اوسط سے جو

تُطْعِمُوْنَ :تم کھلاتے ہو

اَھْلِیْکُمْ :اپنے گھر والوں کو

اَوْ :یا

کِسْوَتُھُمْ :ان کو پہنانا ہے

اَوْ :یا

تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ :کسی گردن کا آزاد کرنا ہے

فَمَنْ :پھر جو

لَّمْ یَجِدْ :نہ پائے

فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ :تو تین دن کا روزہ رکھنا ہے

ذٰلِکَ :یہ

کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ :تمہاری قسموں کا کفارہ ہے

اِذَا :جب بھی

حَلَفْتُمْ :تم قسمیں کھاؤ

وَاحْفَظُوْٓا :اور حفاظت کرو

اَیْمَانَکُمْ :اپنی قسموں کی

کَذٰلِکَ :اس طرح

یُبَیِّنُ :واضح کرتا ہے

اللّٰہُ :اللہ

لَکُمْ :تمہارے لیے

اٰیٰتِہٖ :اپنی آیات کو

لَعَلَّکُمْ :شاید کہ تم لوگ

تَشْکُرُوْنَ :حق مانو

نوٹ ۱: آیت ۸۷ کے دو مفہوم ہیں۔ ایک یہ کہ خود حلال وحرام کے مختار نہ بنو۔ حلال وہی ہے جو اللہ نے حلال کیا اور حرام وہی ہے جو اللہ نے حرام کیا۔ دوسرے یہ کہ عیسائی راہبوں‘ ہندو جوگیوں‘ بدھ مت کے بھکشوؤں اور اشراقی متصوفین کی طرح قطع لذات کا طریقہ اختیار نہ کرو۔ مذہبی رجحان کے نیک مزاج لوگوں میں ہمیشہ یہ میلان پایا جاتا رہا ہے کہ نفس وجسم کے حقوق ادا کرنے کو وہ روحانی ترقی میں مانع سمجھتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ اپنے نفس کو لذتوں سے محروم کرنا ایک نیکی ہے اور خدا کا تقرب اس کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ صحابہ کرام ﷺ میں سے بھی بعض میں یہ سوچ پائی جاتی تھی۔ چنانچہ اس سے ممانعت کی متعدد احادیث ہیں۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: ’’یہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو اور اچھے کھانے کو اور خوشبو اور نیند اور دنیا کی لذتوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا ہے! میں نے تمہیں یہ تعلیم نہیں دی ہے کہ تم راہب اور پادری بن جاؤ۔ رہبانیت کے سارے فائدے جہاد سے حاصل ہوتے ہیں۔‘‘ (تفہیم القرآن)

نوٹ ۲: قسم کھانے کی چند صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ کسی گزشتہ واقعہ پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے۔ اس کو ’’یمینِ

غموس'' کہتے ہیں۔ یہ سخت گناہ کبیرہ ہے اور اس کا کفارہ نہیں ہے۔ حقیقی توبہ سے معافی کی اُمید ہے۔ دوسری یہ کہ بلاقصد زبان سے لفظ قسم نکل جائے یا کسی گزشتہ واقعہ پر اپنے نزدیک سچا سمجھ کر قسم کھائے جبکہ دراصل وہ غلط ہو۔ اس کو ''یمین لغو'' کہتے ہیں۔ اس پر گناہ نہیں ہے' اسی لیے کفارہ بھی نہیں ہے۔ تیسری یہ کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے۔ اس کو ''یمین منعقدہ'' کہتے ہیں۔ اس قسم کو توڑنے پر کفارہ واجب ہوتا ہے۔ (معارف القرآن)

آیات ۹۰ تا ۹۳

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۗءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۝ لَيْسَ عَلَي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۝

ر ج س

رَجِسَ يَرْجَسُ (س) وَرَجُسَ يَرْجُسُ (ک) رَجَاسَةً : قبیح ہونا' قبیح کام کرنا۔

رِجْسٌ (اسم ذات) : گندگی' نجاست۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب: ''اَلْخَمْرُ'' سے ''وَالْاَزْلَامُ'' تک چاروں مبتدأ ہیں۔ ''رِجْسٌ'' ان کی خبر جمع کے بجائے واحد لا کر اسے ہر مبتدأ پر عطف کیا گیا ہے۔ یعنی اصل بات اس طرح تھی: ''اِنَّمَا الْخَمْرُ رِجْسٌ وَالْمَيْسِرُ رِجْسٌ وَالْاَنْصَابُ رِجْسٌ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ''۔ آیت میں خبر کو جمع کے بجائے واحد لا کر ان چار جملوں کے تاکیدی مفہوم کو ایک جملے میں سمو دیا گیا ہے۔ اجتناب کے حکم میں اسی تاکیدی مفہوم کو برقرار رکھنے کے لیے ضمیر مفعولی بھی واحد آئی ہے۔ ''وَيَصُدَّ'' کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ ''اَنْ يُّوْقِعَ'' کے ''اَنْ'' پر عطف ہے۔ ''وَاحْذَرُوْا'' کا مفعول محذوف ہے۔ اس وجہ سے اس حکم کا مفہوم وسیع ہو کر اطاعت کے پورے دائرے پر محیط ہو گیا ہے۔

ترجمہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ : اے لوگو! جو	اٰمَنُوْٓا : ایمان لائے
اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ	اَلْخَمْرُ : شراب
وَالْمَيْسِرُ : اور جوا	وَالْاَنْصَابُ : اور استھان
وَالْاَزْلَامُ : اور فال کے تیر	رِجْسٌ : (ہر ایک) نجاست ہے

مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ :شیطان کے عمل میں سے
لَعَلَّكُمْ : شاید کہ تم لوگ
اِنَّمَا : کچھ نہیں سوائے اس کے کہ
الشَّيْطٰنُ :شیطان
يُّوْقِعَ : وہ ڈال دے
الْعَدَاوَةَ :عداوت
فِي الْخَمْرِ :شراب سے
وَيَصُدَّكُمْ :اور (یہ کہ) وہ روکے تم کو
وَعَنِ الصَّلٰوةِ :اور نماز سے
اَنْتُمْ :تم لوگ
وَاَطِيْعُوا :اور تم اطاعت کرو
وَاَطِيْعُوا :اور اطاعت کرو
وَاحْذَرُوْا :اور محتاط رہو
تَوَلَّيْتُمْ :تم منہ موڑتے ہو
اَنَّمَا : کہ کچھ نہیں مگر
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ :واضح طور پر پہنچانا ہے
عَلَى الَّذِيْنَ :ان پر جو
وَعَمِلُوا :اور عمل کیے
جُنَاحٌ :کوئی گناہ
طَعِمُوْٓا :کھایا پیا
اتَّقَوْا :انہوں نے تقویٰ کیا
وَعَمِلُوا :اور عمل کیے
ثُمَّ :پھر
وَّاٰمَنُوْا : اور (مزید) ایمان لائے (یعنی پختہ کیا)
اتَّقَوْا:(مزید) تقویٰ کیا
وَاللّٰهُ :اور اللہ
الْمُحْسِنِيْنَ : بلاکم و کاست کام کرنے والوں کو

فَاجْتَنِبُوْهُ :پس تم دور رہو اس سے (یعنی ہر ایک سے)
تُفْلِحُوْنَ :فلاح پاؤ
يُرِيْدُ :چاہتا ہے
اَنْ :کہ
بَيْنَكُمُ :تمہارے درمیان
وَالْبَغْضَآءَ :اور بغض
وَالْمَيْسِرِ :اور جوئے سے
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ :اللہ کی یاد سے
فَهَلْ :تو کیا
مُّنْتَهُوْنَ :باز آنے والے ہو
اللّٰهَ :اللہ کی
الرَّسُوْلَ :ان رسول کی
فَاِنْ :پھر اگر
فَاعْلَمُوْٓا :تو جان لو
عَلٰى رَسُوْلِنَا :ہمارے رسول پر
لَيْسَ :نہیں ہے
اٰمَنُوْا :ایمان لائے
الصّٰلِحٰتِ :نیک
فِيْمَا :اس میں جو
اِذَا مَا :جبکہ وہ جو
وَّاٰمَنُوْا :اور ایمان لائے
الصّٰلِحٰتِ :نیک
اتَّقَوْا :انہوں نے (مزید) تقویٰ کیا
ثُمَّ :پھر
وَّاَحْسَنُوْا:اور بلاکم و کاست کام کیا
يُحِبُّ :پسند کرتا ہے

نوٹ ۱: عربی میں کھانے کے لیے ''اَکَلَ'' اور پینے کے لیے ''شَرِبَ'' کے الفاظ ہیں۔ جبکہ ''طَعِمَ'' کا اصل مفہوم ہے ''چکھنا''۔ اب کسی چیز کو کھا کر بھی چکھا جا سکتا ہے اور پی کر بھی۔ اس طرح ''طَعِمَ'' میں کھانے اور پینے دونوں کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے۔ مثلاً البقرۃ:۲۴۹ میں یہ لفظ پینے کے مفہوم میں آیا ہے۔ زیر مطالعہ آیت ۹۳ میں یہ لفظ اپنے جامع مفہوم میں آیا ہے جس کو ہم نے ترجمے میں ظاہر کیا ہے۔

نوٹ ۲: شراب اور جوئے کے متعلق سب سے پہلے البقرۃ:۲۱۹ میں بتایا جا چکا تھا کہ ان دونوں کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔ اس کے بعد النساء:۴۳ میں نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا۔ پھر زیر مطالعہ آیت ۹۰ میں ان کو مطلق حرام قرار دے دیا گیا۔ اس حکم کے آنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ میں لوگوں کو خبردار کیا کہ اللہ تعالیٰ کو شراب سخت ناپسند ہے' بعید نہیں کہ اس کی قطعی حرمت کا حکم آ جائے۔ لہٰذا جس کے پاس شراب موجود ہو وہ اسے فروخت کر دے۔ اس کے کچھ مدت بعد یہ آیت نازل ہوئی اور آپؐ نے اعلان کرایا کہ اب جس کے پاس شراب ہے وہ نہ تو اسے پی سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے' بلکہ وہ اسے ضائع کر دے۔ چنانچہ اسی وقت مدینہ کی گلیوں میں شراب بہا دی گئی۔ ایک صاحب نے باصرار دریافت کیا کہ دوا کے طور پر استعمال کرنے کی تو اجازت ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں' وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔ آپ ﷺ نے اس دسترخوان پر کھانا کھانے سے بھی منع فرمایا جس پر شراب پی جا رہی ہو۔ (تفہیم القرآن)

اب اس کے بعد بھی کوئی دانشور اگر اس زعم میں مبتلا ہو جائے کہ وہ قرآن کو نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سمجھتا ہے اور دعویٰ کرے کہ قرآن مجید میں کہیں بھی شراب کو حرام قرار نہیں دیا گیا' تو پھر ع ''کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا!'' اکثر دانشور بڑے مہذب اور انتہائی نفاست پسند ہوتے ہیں۔ انسانی عمل کی نجاستوں کے ذکر سے بھی ان کو گھن آتی ہے۔ فقہ کی کتابوں میں ایسی چیزوں کے تذکرے پر یہ ناک بھوں چڑھاتے ہیں' جبکہ شیطان کے عمل کی نجاستوں کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ! لگتا ہے کہ یہ لوگ اپنی وحشت کو دانشوری سمجھ بیٹھے ہیں' کیونکہ: ؎

وحشت میں ہر نقشہ اُلٹا نظر آتا ہے   مجنوں نظر آتی ہے' لیلیٰ نظر آتا ہے!

آیات ۹۴ تا ۹۶

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَیَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ تَنَالُهٗٓ اَیْدِیْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۹۴﴾ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ یَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْیًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِیْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِیَامًا لِّیَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَیَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۹۵﴾ اُحِلَّ لَكُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّیَّارَةِ ۚ وَحُرِّمَ عَلَیْكُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْٓ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹۶﴾

ر م ح

رَمَحَ یَرْمَحُ (ف) رَمْحًا : نیزہ مارنا۔

رُمْحٌ ج رِمَاحٌ (اسم ذات) : نیزہ۔ آیت زیر مطالعہ۔

ترکیب :''تَنَالُ'' مضارع کا واحد مؤنث کا صیغہ ہے اور اس کی ضمیر مفعولی ''اَلصَّیْدِ'' کے لیے ہے' جبکہ ''اَیْدِیْکُمْ'' اور ''رِمَاحُکُمْ'' اس کے فاعل ہیں۔ ''فَجَزَاءٌ'' مبتدأ نکرہ ہے' اس کی خبر ''وَاجِبٌ'' محذوف ہے۔ ''مِنَ النَّعَمِ'' کا ''مِنْ'' بیانیہ ہے اور یہ ''مَا قَتَلَ'' کا نہیں بلکہ ''جَزَاءٌ'' کا بیان یعنی وضاحت ہے۔ ''مِنْ تبعیضیہ'' بھی ہوسکتا ہے۔ تب ''جَزَاءٌ'' کی وضاحت ''یَحْکُمُ بِہٖ......'' ہوگی۔ ''یَحْکُمُ'' کا فاعل ''ذَوَا عَدْلٍ'' ہے۔ ''هَدْیًا'' حال ہے۔ ''بٰلِغَ'' کی نصب بتا رہی ہے کہ یہ بھی حال ہے۔ ''کَفَّارَةٌ'' مبتدأ نکرہ ہے۔ اس کی بھی خبر محذوف ہے اور ''طَعَامُ مَسٰکِیْنَ'' مبتدأ کی وضاحت ہے۔ اسی طرح ''عَدْلُ ذٰلِكَ'' مبتدأ کی خبر محذوف ہے جبکہ ''صِیَامًا'' مبتدأ کی تمیز ہے۔

ترجمہ:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ : اے لوگو! جو	اٰمَنُوْا : ایمان لائے
لَیَبْلُوَنَّکُمُ : لازماً آزمائے گا تم لوگوں کو	اللّٰهُ : اللہ
بِشَیْءٍ : کسی چیز سے	مِّنَ الصَّیْدِ : شکار میں سے
تَنَالُهٗٓ : پہنچیں گے جس کو	اَیْدِیْکُمْ : تمہارے ہاتھ
وَرِمَاحُکُمْ : اور تمہارے نیزے	لِیَعْلَمَ : تاکہ جان لے
اللّٰهُ : اللہ	مَنْ : کون
یَّخَافُهٗ : ڈرتا ہے اُس سے	بِالْغَیْبِ : بن دیکھے
فَمَنِ : پھر جو	اعْتَدٰی : زیادتی کرے گا
بَعْدَ ذٰلِكَ : اس کے بعد	فَلَهٗ : تو اُس کے لیے
عَذَابٌ اَلِیْمٌ : ایک دردناک عذاب ہے	یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ : اے لوگو! جو
اٰمَنُوْا : ایمان لائے	لَا تَقْتُلُوا : تم لوگ قتل مت کرو
الصَّیْدَ : شکار کو	وَ : اس حال میں کہ
اَنْتُمْ : تم لوگ	حُرُمٌ : احرام میں ہو
وَمَنْ : اور جو	قَتَلَهٗ : قتل کرے گا اس کو
مِنْکُمْ : تم میں سے	مُّتَعَمِّدًا : جانتے بوجھتے ہوئے
فَجَزَآءٌ : تو بدلہ (واجب) ہے	مِّثْلُ مَا : اس کے جیسا جو
قَتَلَ : اُس نے قتل کیا	مِنَ النَّعَمِ : مویشی میں سے

يَحۡكُمُ : فیصلہ کریں	بِهٖ : جس کا
ذَوَا عَدۡلٍ : دو انصاف والے	مِّنۡكُمۡ : تم میں سے
هَدۡيًا: ہدیہ ہوتے ہوئے	بٰلِغَ الۡكَعۡبَةِ : کعبہ کو پہنچنے والا ہوتے ہوئے
اَوۡ : یا	كَفَّارَةٌ : کفارہ (واجب) ہے
طَعَامُ مَسٰكِيۡنَ : مسکینوں کا کھانا	اَوۡ : یا
عَدۡلُ ذٰلِكَ : اس کے برابر	صِيَامًا : روزہ رکھنا ہے
لِّيَذُوۡقَ : تاکہ وہ چکھے	وَبَالَ اَمۡرِهٖ : اپنے کام کا وبال
عَفَا : درگزر کیا	اللّٰهُ : اللہ نے
عَمَّا : اس سے جو	سَلَفَ : پہلے گزرا
وَمَنۡ : اور جو	عَادَ : دوبارہ کرے گا
فَيَنۡتَقِمُ : تو انتقام لے گا	اللّٰهُ : اللہ
مِنۡهُ : اس سے	وَاللّٰهُ : اور اللہ
عَزِيۡزٌ : بالادست ہے	ذُو انۡتِقَامٍ : انتقام والا ہے
اُحِلَّ : حلال کیا گیا	لَكُمۡ : تمہارے لیے
صَيۡدُ الۡبَحۡرِ : پانی کا شکار	وَطَعَامُهٗ : اور اس کا کھانا
مَتَاعًا : سامان ہوتے ہوئے	لَّكُمۡ : تمہارے لیے
وَلِلسَّيَّارَةِ : اور قافلے والوں کے لیے	وَحُرِّمَ : اور حرام کیا گیا
عَلَيۡكُمۡ : تم لوگوں پر	صَيۡدُ الۡبَرِّ : خشکی کا شکار
مَا دُمۡتُمۡ : جب تک تم لوگ رہو	حُرُمًا : احرام میں
وَاتَّقُوا : اور تقویٰ (اختیار) کرو	اللّٰهَ الَّذِيۡۤ : اُس اللہ کا
اِلَيۡهِ : جس کی طرف	تُحۡشَرُوۡنَ : تم جمع کیے جاؤ گے

جہاد فی سبیل اللہ

اصل حقیقت، اہمیت ولزوم اور مراحل ومدارج

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جامع خطاب